Lesson 3: At-Tawbah (Ayaat 29- 37): Day 11 سُوۡرَۃُ التَّوۡبَۃ کی تفسیر

اگلی آیت دیکھتے ہیں؛

هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ ۙ وَلَوۡ کَرِهَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ ﴿۳۳﴾

وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تا کہ اسے پوری جنس دین پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی نا گوار ہو﴿۳۳﴾

اس حصّے کو بڑا اور نمایاں کر کے لکھ لیں ' لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ ۙ وَلَوۡ کَرِهَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ '

تا کہ اسے تمام دوسرے مذاہب پر غالب کر دے اگر چہ مشرک اس بات کا برا مانیں۔

اللہ نے نبی ﷺ کو واضع ہدایت دے کر بھیجا تا کہ لوگوں کی رہنمائی فرما سکیں۔ یہ آیت اللہ کے نبیؐ کی شان کو بھی ظاہر کرتی ہے کہ آپ ﷺ کو منصب رسالت سے سرفراز فرمایا گیا۔ آپؐ کو آخری نبی اور مکمل دین دے کر بھیجا گیا اور یہی بات مشرکین کو بری لگتی تھی۔ خاص طور پر یہود و نصاریٰ حسد کا شکار ہو گئے تھے۔

ایک کام تو تمام انبیا کرامؑ نے کیا کہ اللہ کا دین لوگوں تک پہنچایا۔ لیکن نبیؐ پاک کی خاص بات یہی تھی کہ آپ مکمل دین لے کر آئے۔

مثال: دودھ کو اُبالیں تو بالائی تو اوپر ہی آتی ہے۔ دہی کی لسی بنائیں تو مکھن اوپر ہی آتا ہے۔

جس طرح جھاگ سمندر کے اوپر ہی رہتا ہے۔

ہمارا دین غالب رہے گا۔ ہمارا دین اسلام غالب رہنے کے لئے ہے، بعض اوقات حالات یوں لگیں گے کہ دین نیچے ہو گیا ہے لیکن وہ غیر ذمّہ دار لوگوں کے ہاتھ میں ہو گا تو ایسا ہی لگے گا۔

دلائل کے اعتبار سے دین اسلام اعلیٰ ترین ہے۔ مشرک اس کو نیچا کرنا چاہتے ہیں۔

دین اسلام کو غالب کرنے کے لئے ہم کیا کر سکتے ہیں؟ لوگوں کی نظروں میں اس کی عزّت کیسے کروائیں؟

خاص طور پر مرد حضرات مسجد جاکر نماز پڑھیں۔ زکوٰۃ ادا کریں۔ آس پاس کے غریبوں اور مسکینوں کی مدد کریں پھر ہمیں ایڈ (امداد) کی ضرورت نہیں رہے گی۔

اگر ہم مسلمان معاشی، معاشرتی، رہن سہن، شادی، گھر باہر سب جگہ دین کو اہمیت دیں اس پر قرآن وسنت کے مطابق عمل کریں تو اللہ کی مدد بھی آئے گی اور ہم خود اپنے پیروں پر کھڑے ہو جائینگے۔

دین قرآن پاک میں چار معنوں میں آتا ہے۔ فاتحہ کے علاوہ بارہ دفعہ قرآن میں لفظ دین آیا ہے۔

1. مالک یوم الدین۔ جزا و سزا۔ قانون کے مطابق عمل ہو گا۔ معنی قانون۔
2. مکمل نظام۔ اکملت لکم دینکم و اتمم لکم دینکم۔۔۔ اجتماعی نظام۔
3. دین اطاعت کے معنی میں۔ سورۃ زمر میں یہی معنی آیا ہے۔
4. دین کا معنی بدلا۔

ادھر اللہ نے فرمایا یہ دین سچا دین ہے اس دین کو سیکھو۔ جب دین کو مذہب سمجھا جائے گا تو اس پر عمل مکمل طور پر نہیں ہو گا۔ مذہب۔ م ذ ہ ب یعنی راستہ۔ جس راستے پر چلا جائے وہ مذہب۔ جب دین کو مکمل ضابطۂ حیات سمجھتے ہیں تو وہ دین ہے۔ جب صرف نماز روزہ سمجھا جائے تو مذہب لیکن جب معاشی، معاشرتی طور طریقے، جینا مرنا سب کچھ اسلام ہے تو یہی دین ہے۔

یہی آیت سورۃ فتح میں سورۃ صف میں بھی آئے گی۔ یہ دین عمل کرنے کے لئے دیا گیا ہے۔ لیکن ہم نے صرف مذہب بنالیا ہے۔

مثال کے دوائی کھانے کے لئے دی جائے ہم سر پر باندھ لیں یا مرہم لگانے کے لئے دی جائے تو اُس کو کھانے کی کوشش کی جائے۔

الھدیٰ قرآن۔ اور دین حق۔ اللہ کے نبیؐ کی سنتوں پر عمل کرنا ہے۔ ہم 24 گھنٹے نماز تو نہیں پڑھ سکتے لیکن اطاعت 24 گھنٹے کر سکتے ہیں۔ ہمارا ہر عمل قرآن و سنت کے مطابق ہو جائے یہی دین ہے۔

اللہ کرے ہم ایسا دین ہی سمجھ لیں۔ آج پوری دنیا میں کہیں ایسا دین نہیں ہے۔ اُمید ہے جب سعودی عرب میں پورا دین آ جائے گا تو باقی جگہ بھی آ جائے گا۔

مُلّا کو جو ہے ہِند میں سجدے کی اجازت۔ ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد!

دین کو صرف سجدے کرنا ہی نہ سمجھیں۔

اگر ہم تبدیلی لانا چاہتے ہیں تو خود سے پوچھیں میں اس غلبۂ حق کو لانے کے لئے کیا کر رہی ہوں؟

میری کوششیں، صلاحتیں، میرا وقت، میرا مال اور میرے پاس جو نعمتیں ہیں وہ کہاں استعمال ہو رہی ہیں؟

میرے گھر والے یا میرا خاندان ہمارے ساتھ ہیں؟

دین اسلام صرف اسلحہ لے کر جہاد کرنا نہیں۔ آج جا کر دعائیں کریں۔ اللہ سے توفیق مانگیں۔ اللہ کرے ہمارے اندر تڑپ پیدا ہو جائے۔

اللہ کے نبیؐ کا دَور شاندار تھا، پھر ابو بکرؓ اور عمرؓ کے دَور بھی بہترین تھے۔

ایک آدمی کی بکری بھیڑیا کھا گیا وہ رونے لگا کہ آج عمرؓ کا انتقال ہو گیا ورنہ بھیڑیے تک کی ہمت نہ تھی میری بکری کھاتا۔ جب پتا کیا گیا تو معلوم ہو گیا واقعی عمرؓ کی شہادت ہو چکی تھی۔

آج ہم ہیں کہ کمائیں اور کھائیں۔ پھر کہتے ہیں کہ نماز و قرآن تو پڑھ لیتے ہیں۔ بچے پال رہے ہیں اور کیا کریں؟

آج ہمارا معاشرہ بچے پال رہا ہے۔ کوئی ٹی وی، کوئی سکول، کوئی انٹرنیٹ میں مصروف ہے۔

اگر سب گھر والے دین پر عمل کریں تو سکون بھی ہو گا اور کامیابیاں بھی۔ ہم سب نے یہ کام کرنے ہیں۔ اللہ کے راستے پر نکلیں۔ اپنے آپ پر ترس نہ کھائیں۔

اگر کبھی شیطان آپ کے دل میں خیال ڈالے کہ بہت نیکیاں کرتی ہو آخر کب تک، تو بلند آواز سے کہیں آخری دن تک، آخری لمحے تک۔

انشاءاللہ گھر بیٹھے اللہ ہمارے کام کروادے گا۔ آپ اللہ کے دین کے کاموں میں لگ جائیں اللہ آپ کو دنیا و آخرت کی آسانیاں عطا فرمائے گا۔ اللہ آپ کی مشکلات دُور کر دے گا۔ اپنے سارے غم اللہ کو دے دیں۔ اپنا ہر معاملہ اللہ کے حوالے کر دیں۔ اللہ پر مکمل بھروسہ کر لیں۔ نیکیوں کی قدر کریں۔

آج اُمت کی شام ڈھل گئی ہے۔ ہم پر رات چھائی ہے۔ آج وہ مائیں چاہئیں جو عمرؓ جیسے بچے پیدا کریں۔ آج وہ نوجوان چاہئیں جو قیصر و کسریٰ کے در و بام ہلا دیں۔ جو اسلام کی فتوحات اور غلبے کے لئے کوششیں کریں۔ اپنے بچوں پر، اپنے پوتے پوتیوں، نواسے، نواسیوں، اپنے طالب علموں میں یہ درد جگا کر جائیں۔ ایسی تعلیم و تربیت کر کے جائیں جو ہمارے لئے صدقۂ جاریہ بنے۔

مشرک اور کفار تو چاہتے ہیں کہ اسلام کا نور بجھا دیں لیکن وہ ہر گز ایسا نہ کر سکیں گے۔ اللہ اسلام کو غلبہ عطا کرے گا۔ انشاءاللہ۔

بعض اوقات پچھلی آیت کا ترجمہ غیر مسلم غلط انداز سے کرتے ہیں۔

' ان لوگوں سے لڑو، جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے جو اللہ اور اس کے رسول کی حرام کردہ شے کو حرام نہیں جانتے، نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں ان لوگوں میں جنہیں کتاب دی گئی ہے، یہاں تک کہ وہ ذلیل وخوار ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں۔ (29)'

جن لوگوں نے دین اسلام یا احادیث کو اچھی طرح نہیں پڑھا ہو تا وہ کنفیوز ہو جاتے ہیں۔ غیر مسلم غلط ترجمہ کرکے اس آیت کو پراپیگنڈے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ اس آیت میں نرمی اور انصاف کا حکم دیا جا رہا ہے۔

علم کو عام کرنے والے بن جائیں۔ ہم انقلاب کے دعوے نہیں کرتے لیکن اپنے حصے کا کام کرکے جائیں۔ اپنی استطاعت کے مطابق دین کی خدمت کریں۔ اپنی پوری کوشش کریں۔

اگلی آیات میں ہم دیکھیں گے کے دین میں بگاڑ کیوں آتا ہے، قرآن پڑھ کر بھی لوگوں کو ہدایت کیوں نہیں ملتی؟ دین غالب کیوں نہیں ہو رہا؟ یہی مسئلہ یہود و نصاریٰ میں تھا اور یہ مسئلہ آج مسلمانوں میں آگیا ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ ﴿۳۴﴾

اے ایمان لانے والو، اِن اہل کتاب کے اکثر علماء اور درویشوں کا حال یہ ہے کہ وہ لوگوں کے مال باطل طریقوں سے کھاتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ سے روکتے ہیں دردناک سزا کی خوش خبری دو ان کو جو سونے اور چاندی جمع کرکے رکھتے ہیں اور انہیں خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ﴿۳۴﴾

یہودیوں کے علماء کو احبار اور نصرانیوں کے عابدوں کو رہبان کہتے ہیں۔ آیت کا مقصود لوگوں کو بُرے علماء گمراہ صوفیوں اور عابدوں سے ہوشیار کرانا اور ڈرانا ہے۔

مفسرین فرماتے ہیں" :ہمارے علماء میں سے وہی بگڑتے ہیں جن میں کچھ نہ کچھ شائبہ یہودیت کا ہوتا ہے اور صوفیوں اور عابدوں میں سے وہی بگڑتے ہیں جن میں نصرانیت کا شائبہ ہوتا ہے"۔

صحیح حدیث میں ہے کہ تم یقیناً اپنے سے پہلوں کی روش پر چل پڑوگے ایسی پوری مشابہت سے کہ ذرا بھی فرق نہ رہے۔ لوگوں نے پوچھا کیا یہود و نصاریٰ کی روش پر؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :ہاں انہی کی روش پر"۔(صحيح بخاری:7319)

اور روایت میں ہے کہ لوگوں نے پوچھا کیا فارسیوں اور رومیوں کی روش پر؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :اور کون لوگ ہیں"؟ (صحيح بخاری:7320)

پس ان کے اقوال افعال کی مشابہت سے بہت ہی بچنا چاہیئے۔ یہ اس لیے کہ یہ عہدے اور مال حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ احبار یہود کو زمانہ جاہلیت میں بڑا ہی رسوخ حاصل تھا ان کے تحفے، ہدیے، خراج، مقرر تھے جو بغیر مانگے انہیں پہنچ جاتے تھے۔

آج بھی کچھ مولوی حضرات کبھی فتوے بیچ کر، کبھی لوگوں کو خوش کرنے کے لئے غلط باتیں بتا کر، اور کبھی تحفے اور مال کے لالچ میں فائدے حاصل کرتے ہیں۔

سلمان فارسی کی روایت کا خلاصہ ہے کہ عیسائی راہب دوسروں سے کہتے کہ مال جمع نہ کرو لیکن خود کے پاس دولت جمع ہوتی۔

آج بھی کچھ ظاہری علما اور امام ایسے ہیں جو دوسروں کو مال جمع کرنے سے منع کرتے ہیں لیکن اپنے دل میں مال اور تحفوں کی طمع رکھتے ہیں۔

(لیکن ایک بات کا خیال رکھیں کہ اگر کسی عالم یا امام کے پاس اچھا گھر یا گاڑی ہے تو اس بات کو برا مت سمجھیں۔ حلال کمائے گئے مال کو خرچ کرنے کی اجازت ہے۔)

مگر ظاہری عالم کی ایک نشانی یہ ہو سکتی ہے کہ جب دیندار کے دل میں خیانت آتی ہے تو اللہ اُس کی زبان سے تاثیر لے لیتا ہے۔ تو جب لوگ واعظ سنیں لیکن اُن کے دل پر اثر نہ ہو تو سمجھا جا سکتا ہے کہ اُس کا اپنا عمل شائد صحیح نہیں ہے۔ (برائے مہربانی خود سے کسی پر فتوے نہ دیں۔)

آج بھی کچھ واعظ، یا امام لوگوں کو دین اسلام سے دُور کر دیتے ہیں۔

ایسی آیات کی وجہ سے ابوذر غفاری جیسے لوگ لوگوں کو سونا چاندی جمع کرنے سے منع کرتے تھے۔

يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾

ایک دن آئے گا کہ اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور پھر اسی سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا، لو اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو ﴿۳۵﴾

اس آیت میں وہ مال جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے اُس کی سزا مراد ہے۔

فَتُكْوٰى معنی لوہے یا کسی دھات کو آگ میں سرخ کر کے جسم میں لگانا۔

مکویٰ معنی استری کرنا اور کاویہ وہ آلہ جس سے داغ لگائے جائیں۔

اب تصور میں لائیں کہ اگر زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو تو انہی زیورات کو یا کسی دھات کو گرم کر کے جسم داغا جائے گا۔ بہت تکلیف ہو گی۔

فوراً سے پہلے زکوٰۃ ادا کریں۔ اپنے گھر والوں کو بھی زکوٰۃ کا یاد کروائیں۔

جتنا قرآن پڑھتے ہیں تو دل نرم ہوتے ہیں۔ زیادہ تر قرآن پڑھنے والے لوگ ہی اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

اگلی آیات کا موضوع ہے دین میں اپنی مرضیاں کرنا۔

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ ۚ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۶﴾

حقیقت یہ ہے کہ مہینوں کی تعداد جب سے اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے اللہ کے نوشتے میں بارہ ہی ہے، اور ان میں سے چار مہینے حرام ہیں یہی ٹھیک ضابطہ ہے لہٰذا ان چار مہینوں میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو اور مشرکوں سے سب مل کر لڑو جس طرح وہ سب مل کر تم سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ متقیوں ہی کے ساتھ ہے ﴿۳۶﴾

جب سے دنیا بنی ہے مہینے تو بارہ ہی ہیں۔ سال کے بارہ مہینے ہیں جن میں سے چار حرمت و ادب والے ہیں۔ تین تو پے در پے ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور چوتھا رجب ۔

اب مہینے تو بارہ رہتے ہیں سردی گرمی کے موسم بدل جاتے ہیں۔ 33 سال میں یہ چکر پورا ہو جاتا ہے۔

حج کا مہینہ گھوم گھام کر کبھی گرمی اور کبھی سردی میں آجاتا ہے۔

مکہ والوں کے لئے حج کاروبار بن گیا۔ وہ تجارت کرتے تھے۔ انہوں نے سوچا کہ اگر حج گرمی میں آیا تو شائد لوگ کم آئینگے تو کاروبار پر اثر پڑے گا۔

اِنَّمَا النَّسِیۡٓءُ زِیَادَۃٌ فِی الۡکُفۡرِ یُضَلُّ بِہِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا یُحِلُّوۡنَہٗ عَامًا وَّ یُحَرِّمُوۡنَہٗ عَامًا لِّیُوَاطِـُٔوۡا عِدَّۃَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ فَیُحِلُّوۡا مَا حَرَّمَ اللّٰہُ ؕ زُیِّنَ لَہُمۡ سُوۡٓءُ اَعۡمَالِہِمۡ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۳۷﴾

نسی تو کفر میں ایک مزید کافرانہ حرکت ہے جس سے یہ کافر لوگ گمراہی میں مبتلا کیے جاتے ہیں کسی سال ایک مہینے کو حلال کر لیتے ہیں اور کسی سال اُس کو حرام کر دیتے ہیں، تاکہ اللہ کے حرام کیے ہوئے مہینوں کی تعداد پوری بھی کر دیں اور اللہ کا حرام کیا ہوا حلال بھی کر لیں ان کے برے اعمال ان کے لیے خوشنما بنا دیے گئے ہیں اور اللہ منکرین حق کو ہدایت نہیں دیا کرتا ﴿۳۷﴾

النَّسِیۡٓءُ: مہینوں کو آگے پیچھے کرنے کو کہتے ہیں۔

مشرکین چاہتے تھے کہ حج ہمیشہ سردیوں میں آئے۔ اور دوسری وجہ مہینوں کو آگے پیچھے کرنے کی یہ تھی کہ تین مہینے اکٹھے حرمت والے آجاتے۔ ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم۔ اب مشرکین کو اپنے آپ کو کنٹرول کرنا مشکل ہو جاتا کیونکہ لڑائی اور جنگ نہیں کر سکتے تھے۔

جب وہ جنگ کرنا چاہتے تو محرم اور رجب کی ترتیب بدل دیتے۔ رجب کو پہلے لے آتے۔ پھر اگلا مہینہ محرم کا بنا لیتے۔ لڑائی کی محبت یا دشمن سے بدلہ لینے کے لئے ایسا کرتے۔

النَّسِیۡٓءُ: ن س ا۔ مؤخر کر دینا۔ دیر کر دینا۔ مہینوں کو آگے پیچھے کر دیتے۔ یعنی ہر تین سال بعد ایک مہینہ بڑھا دیتے تھے۔ اس مہینے کو قبیسہ کہتے۔ اس سے یہ ہوتا کہ ہر سال حج اور روزہ ایک ہی موسم میں آتے تھے۔

یعنی ہر قمری کیلنڈر میں ایک مہینہ بڑھا دیتے تو شمسی اور قمری کیلنڈر ہمیشہ ایک ہی موسم میں ہوتا تھا۔

دین کے معاملے میں دخل اندازی کرتے تھے۔ دین کو بدلنے والے تھے۔ یہ زیادتی ہے اور اللہ کو یہ بالکل پسند نہیں ہے۔

اللہ کی اطاعت کریں۔ دین کا جیسے حکم دیا گیا ہے ویسے ہی عمل کریں۔

بعض اوقات لوگ حج یا عمرے پر جانے کے لئے کچھ غلط کام یا ہیر پھیر کر کے جاتے ہیں۔ یہ یاد رکھیں۔ اللہ کی اطاعت فرض ہے۔

کل کا سبق بہت اہم ہے۔ دعا کریں کہ اللہ ہمارے قدم آگے بڑھاتا رہے۔ ہمیں سُستی سے بچائے۔ آمین۔